

سوال نمبر - 4

بر جدید معاشی نظام کے اندرونی مسائل ہیں۔ وضاحت کریں کہ
کیسے اسلامی نظام معیشت ایک مساوی نظام معیشت ترتیب دے
سکتا ہے۔

General Instructions

جواب ہے۔

تعارف:

1. Give numbering to headings
2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings
3. Do not use table for comparison and contrast questions.
4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.
5. Start new question from fresh page.
6. Give around 15 headings for 20 marks question.
7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs
8. Add Quran/Hadees references wherever possible.
9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.
10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.
11. Change colour scheme for references to give them more visibility.
12. Manage time
13. Wide page borders are discouraged.
14. Avoid writing wrong references.
15. Give more weightage to expressly asked part/s of the question.

دنیا کے مختلف معاشی نظام:

کچھ لوگوں سے بے پایاں فائدہ حاصل ہوتا ہے تو کچھ کے لیے سراسر نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔ اس وقت تیز ترین ترقی کرنی دنیا کے دو بڑے معاشی نظام ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں

1. اشتراکیت

2. سرمایہ داری

اشتراکیت:

اشتراکیت وہ معاشی نظام ہے جس میں دولت کسی ایک ہاتھ تک محدود ہو کر نہیں رہ جاتی بلکہ حکومت اپنے رعایا کے رفائے عام کے لیے اس دولت کو خرچ کرتی ہے۔ اس نظام میں نہ ہی امیر، امیر تر اور نہ ہی غریب، غریب تر ہوتا ہے۔ اگرچہ اس معاشی نظام میں نا انصافی بہت کم حرکت ہوتی ہے مگر یہ نظام بھی مکمل طور پر درست نہیں۔ اس معاشی نظام میں بھی چند فریبیاں اور اندرونی مسائل ہیں۔

ذاتی ترقی کا موقع نہ ملنا:

اشتراکیت کے معاشی نظام کے ذریعہ ایک شخص کو ذاتی ترقی کے بہت کم مواقع دستیاب ہوتے ہیں۔ اس نظام میں سب کو یکساں ترقی دی جاتی ہے۔ کوئی جا بے جتنی محنت کر کے مگر اس اضافی محنت سے وہ ذاتی ترقی نہیں کر سکتا۔ ذاتی ترقی نہ ہونے کے باعث لوگ اپنی صلاحیتوں کو پوری طرح سے بروئے کار نہیں لاتے۔

بین الاقوامی تجارت میں کمی:

اس نظام میں چونکہ دولت صرف حکومت ہر فاکر سکتی ہے تو اگر حکومت ذمہ دار نہ ہو تو وہ ملک کی ترقی کے بجائے اپنی ذاتی مفاد پورے کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اب چونکہ لوگ ذاتی ترقی سے محروم ہوتے ہیں تو وہ حکومت کی مرضی کے بغیر دوسرے ملک سے تجارت نہیں کر سکتے۔ اس طرح یہ نظام معیشت میں بین الاقوامی

تجارت کی راہ میں رکاوٹ بن کر رہ جاتا ہے۔ جس سے ملکی معیشت پر منفی اثر پڑتا ہے۔

سرمایہ داری:

سرمایہ داری معاشی نظام میں وافر مقدار میں دولت کمانے کے مواقع دستیاب ہوتے ہیں۔ آج بھی بہت سی جمہوری ریاستوں میں اس نظام معیشت کو اپنایا جاتا ہے جیسا کہ امریکہ اور یورپ کے ممالک اسی نظام کے تحت معاشی لپس دینے کرتے ہیں۔ اس نظام معیشت میں امیر امیر تر اور غریب، غریب تر ہونا جاتا ہے کیوں کہ لوگوں کو انفرادی طور پر پیسہ اور جائیداد بنانے کی اجازت ہوتی ہے۔ اس نظام کی کچھ خامیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) دولت مندوں کی اجارہ داری:

اس نظام معیشت کے تحت سرمایہ دار طبقہ اپنی اجارہ داری قائم کر لیتا ہے اور اپنے سے نیچے طبقے میں احساس کمتری کو فروغ دیتا ہے۔ اپنی برتری کو قائم رکھنے کے لیے پراپیگنڈا اور برے طریقے کو اپناتا ہے اور دولت کی زیادتی یعنی افراط زر ہونے کی بنا پر غریب ممالک کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ بعض اوقات اسی اجارہ داری سوچ کے چلانے پر امیر حکمران غریب ممالک پر اپنا تسلط قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور دنیا کا توازن بگاڑنے میں معاون کر دار ادا کرتے ہیں۔

(2) طبقاتی نظام میں انصاف:

سرمایہ داری کے نظام معیشت کے تحت معاشرہ امیر اور غریب طبقوں کے درمیان بٹ جاتا ہے۔ غریب طبقہ پسماندہ تر ہوتا جاتا ہے اور اس طرح سے طاقتور اور امیر طبقے کے سامنے اپنی وقعت کھو دیتا ہے۔ ایسے نظام معیشت میں

معیار کی بنیاد دولت کو قرار دیا جاتا ہے۔ حالانکہ معیار کی بنیاد تو
انسانی فہم و عین پر ہونا چاہیے۔ اس سوچ سے نا انصافی جنم لیتی
ہے جس کا معاشرے کی تقابلی برابری پر ہونا ہے۔

اسلامی معاشی نظام :

اسلامی معاشی نظام انصاف اور برابری کی بنیادوں
پر قائم کیا گیا ہے۔ جہاں دولت صرف چند ہاتھوں میں ہی مرکوز ہو
کر نہیں رہ جاتی بلکہ اس کی ترسیل افریقہ سے غریب کے درمیان ہوتی
رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے معاشرتی اجارہ داری کا خاتمہ ہوتا ہے اور
لوگوں کے طبقوں میں افراتفری اور ایک دوسرے کے خلاف نفرت
نہیں بھیلتی۔ اسلامی نظام معیشت جہاں دولت کا ارتکاز چند ہاتھوں
میں ہونے سے روکتا ہے وہیں ذاتی ترقی اور جائیداد رکھنے کا حق بھی
دیتا ہے۔ لوگوں کو ان کی صلاحیت کے مطابق دولت کمانے کی آزادی
حاصل ہوتی ہے۔

اسلامی معاشی نظام کی چند خصوصیات اسے یکساں معاشی نظام بناتا ہے
یہ خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

1 مکمل نظام معیشت :

اسلام ایک جامع اور مکمل نظام معیشت پیش کرتا
ہے جس کی بنیاد انصاف پر قائم ہے۔ اسلامی معاشی نظام میں چند
اصول وضع کیے گئے ہیں۔ جن کے تحت برابری اور انصاف کے تمام
نفاذ ہو سکتے ہیں۔ اسلام نے زکوٰۃ کا نظام متعارف کرایا
یہ نظام اس قدر اہمیت کا حامل ہے کہ "زکوٰۃ نہ دینے والوں کے خلاف
حضرت ابو بکرؓ نے جنگ لڑی تھی!"

زکوٰۃ سے نہ صرف مال پاک ہو جاتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی

حاصل ہوتی ہے بلکہ دولت کار نکال بھی چند باتوں میں نہیں ہوتا۔
 جس سے دولت معاشرے میں گھومتی رہتی ہے اور طبعاً اجارہ
 داری قائم نہیں ہوتی۔ زکوٰۃ کے بارے میں ارشاد ہوا ہے۔
 لڑتے

"اے ایمان والو! نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دینے رہو"

2 مال غنیمت کے احکام:

اسلام مال غنیمت کے متعلق بیت سے احکام دیتا
 ہے۔ اس مال کو تناسب سے مختلف حصوں میں بانٹ دیا جاتا ہے۔ جس
 کی بنیاد معاشرے میں لالچ کا دور دورہ نہیں ہوتا۔ مال غنیمت سے
 متعلق احکامات سورۃ انفال میں بیان کیے گئے ہیں۔ لوگ پورے
 انصاف کے ساتھ جنگ کے بعد حاصل ہونے والے مال کو آپس میں
 تقسیم کر لیتے ہیں اور تفرقہ میں نہیں پرستے۔

زکوٰۃ
 سود کا خاتمہ
 دولت کی گردش

3 قیدیوں سے فدیہ:

جنگوں میں جو قیدی مسلمانوں کے قیدی میں آئے
 تھے ان کی رہائی کے لیے فدیہ وصول کیا جاتا تھا۔ اس طرح سے اس
 دولت کو بھی مسلمانوں کی فلاح و مہبود کے لیے سوال کیا جاتا تھا اور
 کسی قسم کی بددیانتی نہیں برتی جاتی تھی۔ اُحد کے موقع پر جو قیدی
 فدیہ دینے کی استعداد نہیں رکھتے تھے انہیں دس دس مسلمان
 بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھانے کا کہا گیا تھا۔

4 زمینی پیداوار پر ٹیکس:

زمینی پیداوار پر کچھ ٹیکس عائد کیا گئے تھے جس
 کی وصول کردہ رقم سے مسلمانوں کے دفاع کا بندوبست کیا جاتا تھا۔

مسلمان زمینداروں سے جو ٹیکس وصول کیا جاتا تھا اسے عشر کہتے ہیں جو کہ زرعی پیداوار کا دسواں حصہ ہوتا ہے۔ اس رقم کی وصولی سے ضروری دفاعی انتظام کیے جاتے تھے اور نظم و ضبط کو قائم رکھا جاتا تھا۔

خاصہ کلام :

الفرض اسلامی نظام معیشت پر لحاظ سے ٹیکسوں کا نظام معیشت کو فروغ دینا ہے۔ اس نظام معیشت میں دولت کو لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا جاتا ہے۔ جہاں طبقاتی اجارہ داری کی فتنہ کی جاتی ہے اور انصاف کو پر جان پڑھا یا جاتا ہے۔ لوگوں کو جہاں ذاتی جائیداد اور دولت بنانے کا حق دیا گیا ہے وہیں زکوٰۃ کا نظام عائد کر کے اس کو برابری سے پاک کر دیا گیا ہے۔ مختصراً یہ کہ اسلامی نظام معیشت انصاف کے تمام تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ٹیکسوں سے معاشی نظام پیش کرتا ہے۔